طرابلس کے نامور محقق عالم علامہ حسین آفندیؒ کی جدید علم کلام پر
مشہور تصنیف الرسالۃ الحمیدیہ کا اردو ترجمہ

سائنس اور اسلام

مترجم: مولانا سید محمد اسحٰق علی صاحب مدرس جامع العلوم کانپور
زیر نگرانی: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

مع رسالہ **سائنس اور اسلام**
از حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند

ادارہ اسلامیات
۱۹۰۔ انارکلی ○ لاہور۔۲

فہرست مضامین

(سائنس اور اسلام)

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	التماس مترجم	۲۳
۲	پہلا فرقہ اور اس کا شاہی خط پہچان کر اس کی سفارت کی تصدیق کرنا	۳۰
۳	دوسرا فرقہ اور اس کا شاہی مُہر کو پہچان کر تصدیق کرنا	۳۰
۴	تیسرا فرقہ اور اس کا بادشاہ کی انشاء پردازی اور طرزِ تحریر اور سلطانی خطابات کو پہچان کر تصدیق کرنا	۳۰
۵	چوتھا فرقہ اور اس کا ایسے تحفے طلب کرنا جو بادشاہ کے سوا اور کسی کے پاس نہ تھے۔	۳۱
۶	پانچواں فرقہ اور اسکا گزشتہ سفیروں کے قول سے استدلال جو ایک سفیر کے آنیکی خبر دے گئے اور اس کی علامتیں تبلا گئے تھے	۳۱
۷	چھٹا فرقہ اور اس کا سفیر کے بتلائے ہوئے قوانین کو تمام رعایا کے لئے مفید اور نافع عام دیکھ کر استدلال	۳۲
۸	ساتواں فرقہ کافی مدت تک انتظار کرنیکے بعد بھی بادشاہ کی جانب سے اسکے خلاف کوئی کارروائی نہ دیکھکر تصدیق کرنا	۳۳
۹	آٹھواں فرقہ اور اس کا گزشتہ فرقوں کی اجتماعی طور پر تصدیق کرنے کو مستقل دلیل قرار دے کر استدلال	۳۴
۱۰	نواں فرقہ جس کو دنیا میں مستغرق ہونے کی وجہ سے بادشاہ اور اسکے قوانین کی خبر نہ تھی اس کا تمام سابق الذکر فرقوں کے اجتماعی طور پر تصدیق کرنے سے متنبہ ہو کر اس کی سفارت کی تصدیق کرنا۔	۳۵
۱۱	دسواں فرقہ جسکو اُس شخص کی سچائی کا پورا یقین تھا تاہم اُس نے اپنی بڑائی اور ریاست کے زعم میں آکر اس کی سفارت کے اقرار کرنے سے عار کیا۔	۳۷
۱۲	گیارہواں متعصب فرقہ جس نے اندھادھند اور بلادلیل کے اس شخص کی تکذیب کی اور شاہی انتقام کا مستحق ٹھہرا	۳۸
۱۳	مثال مشروعیت جہاد	۴۰
۱۴	اہلِ ذمہ و جزیہ کی مثال	۴۰
۱۵	مثال منافقین	۴۱
۱۶	مثال سابق کو محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دعوے رسالت اور ان حالات پر منطبق کرنا جو آپ کو لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔	۴۲
۱۷	دعوے رسالت کے وقت آپؐ کی حالت۔	۴۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸	لوگوں کا اپنی اپنی عقل اور طریقہ استدلال کے اعتبار سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مختلف فرقوں میں منقسم ہو جانا۔	۴۵
۱۹	فصحاء وبلغاء عرب کا قرآن کے معارضہ سے عاجز رہنا اور اس کی حقانیت تسلیم کر لینا	۴۵
۲۰	ایک فرقہ کا قرآن کے غیبات پر مشتمل ہونے اور مختلف آداب و اخلاق پر حاوی ہونے سے اس کی حقانیت پر استدلال	۴۷
۲۱	مضامین قرآن کی مختصر فہرست	۴۸
۲۲	تیسرا فرقہ جس نے فصحاء وبلغاء اور مضمون شناس فرقہ کی شہادت کا اعتبار کر کے آپ کی تصدیق کی اور نیز اس کو اس نے دلیل قرار دیا کہ بہتیرے فصحاء وبلغاء باوجودیکہ مصیبت میں پڑے لیکن قرآن کا مثل نہ لا سکے۔	۴۹
۲۳	قرآن کی حقانیت پر جاحظ کا استدلال	۵۲
۲۴	چوتھا فرقہ جس نے معجزات طلب کئے اور امور خارق عادت سے آپ کی رسالت پر استدلال کیا	۵۴
۲۵	معجزہ شق القمر	۵۵
۲۶	آپ کی رسالت پر درخت کا شہادت دینا	۵۶
۲۷	سوسمار کا شہادت دینا	۵۶
۲۸	آپ کی انگلیوں کی گھائیوں سے پانی کا جوش مارنا	۵۶
۲۹	پانچواں فرقہ جس نے رسل سابقہ کی بتلائی ہوئی علامتوں سے استدلال کیا	۵۹
۳۰	کتب سابقہ کی وہ علامتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ظاہر ہوئیں	۷۴
۳۱	اس زمانہ تک آپ کی شریعت اور امت کے حسن انتظام کے ساتھ رہنے سے آپ کے صدق پر ایک عمدہ اور نیا استدلال	۸۱
۳۲	چھٹا فرقہ جو اخلاق اور آداب کا فلاسفر تھا	۸۴
۳۳	رسالت کی دو قسم کی دلیلیں ہوتی ہیں عقلی اور حسی	۸۴
۳۴	اس فرقہ کے استدلال کا اجمالی بیان	۸۶
۳۵	شریعت کے عقائد حقہ پر مشتمل ہونے سے ان کا استدلال	۸۷
۳۶	رسولوں کے بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟	۸۹
۳۷	رسولوں کی کیا شان ہوتی ہے؟	۹۱
۳۸	شریعت کن اخلاق حسنہ کا حکم کرتی ہے اور کن اخلاق سئیہ سے منع کرتی ہے، زبان کی کیا آفتیں ہیں اور کون سے اعمال قبیح ہیں ان سب کا بیان	۹۲

نمبر شمار	عنوان	صفح
۳۹	شریعتِ محمدیہ کی جاودانی جوشانہ اور جوان کی حکمتیں اس فرقہ پر ظاہر ہوئیں اُن کا اجمالی بیان	۰۰
۴۰	نماز اور اس کے توابع اذان اقامت میں کیا حکمتیں ہیں، اذان اقامت میں جو الفاظ ہیں اُن سے کیا اشارہ مقصود ہے پھر سامعین اُن کا کیا جواب دیتے ہیں۔	۰۲
۴۱	نماز کے لئے طہارت کے مشروط ہونے کی حکمت	۰۴
۴۲	غسل، وضو اور اعضاء وضو کو خاص ترتیب سے دھونا اور مسح کرنے کی حکمتیں اور تیمم کا بیان	۰۵
۴۳	ستر کا چھپانا بھی نماز میں شرط ہونا اور عورت کو بہ نسبت مرد کے زیادہ بدن چھپانے کا حکم ہونا	۱۰
۴۴	نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنے کی حکمت اور نیز اس کا بیان کہ اس طرف منہ کرنے سے مقصود خدا ہی کی عبادت ہوتی ہے نہ کعبہ کی	۱۱
۴۵	نماز کے تکبیر سے شروع ہونے اور شروع کرتے وقت ہاتھ اُٹھانے کی حکمت	۱۱۲
۴۶	سبحانک اللّٰھم الخ اور اعوذ باللہ الخ کے شروع نماز میں پڑھنے کی حکمت	۱۳
۴۷	بسم اللہ اور آیاتِ سورۂ فاتحہ کے اشارات کی تفصیل اور آمین کے معنی	۱۴
۴۸	فاتحہ کے ساتھ ضم سورہ کی حکمت	۱۱۸
۴۹	رکوع و قومہ اور جو کلمات اس وقت مشروع ہیں ان کی حکمت	۱۱۸
۵۰	سجدہ اور اس کے متعلقات کی حکمت	۱۱۹
۵۱	قعدۂ اخیر اور جن چیزوں پر وہ مشتمل ہے سب کی حکمت	۱۲۰
۵۲	نماز پنجگانہ کو اُن کے خاص خاص اوقات میں ادا کئے جانے کی حکمت	۱۲۲
۵۳	سنن اور تراویح کی حکمت	۱۲۴
۵۴	جماعت سے نماز پڑھنے اور جمعہ عیدین اور حج وغیرہ عبادتوں میں مجتمع ہونے کی حکمت	
۵۵	خطبہ کی حکمت	۱۲۵
۵۶	نماز کے فوائد اور جو لوگ اُس سے جی چراتے ہیں اور اُس کے فوائد سے محروم رہتے ہیں اُن کی تہدید اور اُن کے واہی تباہی عذروں کا معقول جواب	۱۲۷
۵۷	زکوٰۃ کے فرض ہونے کی حکمت اور یہ کہ زکوٰۃ نہ ادا کرنے کے لئے حیلہ بازیاں کرنا خدا کے پاس مقبول نہیں	۱۳۱
۵۸	روزہ کے فرض ہونے کی حکمت اور اس کے فوائد اور یہ کہ خدا نے مسلمانوں کے اس کے تحمل ہونے کی کیسی کچھ قوت دی ہے	۱۳۲
۵۹	روزہ کے نہ رکھنے والوں کی تہدید اور روزہ کے فوائد	۱۳۳
۶۰	حج کے فرض ہونے کی حکمت اور اس کے فائدے	۱۳۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۱	اس بات کا بیان کہ اعمالِ حج کے مقرر کرنے میں انسانی خیالات اور عادات کی جن کو وہ اپنے دنیاوی بادشاہوں کے ساتھ برتا کرتے ہیں بہت کچھ رعایت مدِنظر رکھی گئی ہے اور احرام، طواف، سعی وغیرہ کی حکمتیں۔	۱۳۶
۶۲	کعبہ کا نام بیت اللہ اور حجر اسود کا نام یمین اللہ رکھے جانے کی حکمت اور نیز محظورات احرام اور تقبیل حجر کی حکمت۔	۱۳۸
۶۳	اعمالِ حج کے تعبدی ہونے کی حکمت اور نیز یہ کہ عبودیت خدا کے لئے ہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کے اشرف اوصاف میں عبودیت شمار ہوتی ہے اس کا مطلب۔	۱۴۱
۶۴	وادیٔ منیٰ میں اترنے، احرام کھولنے اور ایامِ عید کے وہاں گزارنے کی حکمت اور اس بات کا بیان کہ یہ سب کچھ بمنزلہ خداوندی ضیافت کے ہے	۱۴۲
۶۵	حقداروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو قوانین شریعت میں ہیں اُن پر اس فرقہ کا مطلع ہوکر اُن کو اعلیٰ درجہ کا پانا	۱۴۵
۶۶	قوانینِ ازدواج اور اُن کا نہایت باقاعدہ ہونا اور بہت سے نقصانات کے دفع کرنے کے لئے طلاق کا جائز ہونا وغیرہ۔	۱۴۶
۶۷	عورتوں کے پردہ میں رہنے کی حکمت اور یہ کہ پردہ اُن کے حق میں ظلم نہیں بلکہ بدمعاشوں سے اُن کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔	۱۴۷
۶۸	عورتوں کی بے پردگی اور اُن کے اجنبی مردوں سے میل جول کرنے کی خرابیاں	۱۴۸
۶۹	قوانینِ معاملات بیع اجارہ وغیرہ کا شریعتِ محمدیہ میں نہایت عدل کے موافق ہونا جس سے تنازعات کا بہت کچھ انسداد ہو سکتا ہے۔	۱۵۰
۷۰	حدود وقصاص وغیرہ کی حکمت	۱۵۱
۷۱	حد سرقہ اور اس کی حکمت	۱۵۱
۷۲	رجم محصن کی حکمت	۱۵۱
۷۳	جلد غیر محصن اور اس کے سو (۱۰۰) کوڑے ہونے کی حکمت	۱۵۲
۷۴	حد شرب خمر اور اس کے اسّی (۸۰) کوڑے ہونے کی حکمت	۱۵۳
۷۵	حد قذف اور اُس کے اسّی ہونے کی حکمت	۱۵۳

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۵۴	شریعت محمدیہ شرائع سابقہ کے احکام کی جامع ہے اور اُس نے انسان کی ہر حالت کے مناسب آداب و قوانین مقرر کئے ہیں۔	۷۶
۱۵۴	انسان کی جملہ حالتوں کے موافق شریعت میں قواعد و آداب مقرر کئے گئے ہیں۔	۷۷
۱۵۵	شریعت کا سیاست مدن کے اعلیٰ قواعد پر مشتمل ہونا اور نیز اس کی بحث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا نفع خاص آپ کی ذات اور آپ کے کنبہ والوں تک ہی محدود نہیں بلکہ انکا نفع عام ہے	۷۸
۱۵۵	اس فرقہ کے لئے جو مالِ غنیمت میں سے قبل قسمت صفی کے لے لینے اور اُس کے فقراء کو دیدینے کی حکمت ظاہر ہوئی اس کا بیان اور نیز یہ امر کہ آپ نے اپنی وفات کے بعد کسی کو اپنا وارث نہیں بنایا اور نہ کسی کے لئے خلافت کی وصیت کی بلکہ یہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا۔	۷۹
۱۵۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور تمام مسلمانوں کے اہل و عیال کے بارہ میں ہمیشہ مساوات مدِنظر رکھی	۸۰
۱۵۷	تعدادِ ازدواج اور ان کا چار میں محصور ہونا اور رسول اللہؐ کے لئے چار سے زیادہ نکاح جائز ہونے کا راز اور ہر شخص کے لئے چار سے زائد بھی لونڈیاں رکھنے کی اجازت کی حکمت	۸۱
۱۵۷	عام امت کو چار سے زیادہ نکاح جائز نہیں	۸۲
۱۵۷	تعددِ ازدواج کی حکمت	۸۳
۱۵۹	چار شادیوں کی اجازت کی حکمت	۸۴
۱۵۹	جو انصاف نہ کر سکے اُسے متعدد شادیوں کی اجازت نہیں	۸۵
۱۵۹	سُرّیتہ بنانے کی حکمت	۸۶
۱۶۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے آپؐ کے بعد نکاح حرام ہونا اور اس کی حکمت	۸۷
۱۶۵	اس فرقہ نے تو اپنے بعد آنے والوں کے لئے استدلال کا بہت اچھا دروازہ کھول دیا۔ خصوصاً جو زمانہ بعثتِ نبویؐ کے مدتوں کے بعد آنے والے ہیں اُن کے لئے یہ بابِ استدلال اور بھی وسیع ہو گیا کیونکہ اتنی مدت کے گزرنے کے بعد بھی آپ کی شریعت کے احکام باقاعدہ رہے اور مختل نہیں ہوئے۔	۸۸
۱۶۷	بعض لوگ جو شریعت کی حقیقت سے ناواقف ہیں اُن کے اس خیال کی غلطی کہ شریعت کے قوانین اس زمانہ کے موافق نہیں رہے اور اصل یہ ہے کہ دوسری قوموں کے قواعد یا تو ناقص ہیں یا اسی شریعت سے ماخوذ ہیں اور کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ کوئی مفید قاعدہ ایسا نہیں کہ کہیں اور ہو اور شریعت اس سے خالی ہو۔	۸۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۹	جو فلاح عام کے قوانین حاصل کرنا مقصود ہوں اُسے متبحر علماء شریعت کو اس امر کی تکلیف دینا چاہیئے	۱۶۸
۹	جو مسلمان قواعد شریعت کی پابندی نہیں کرتے اُن کی حالت سے شریعت پر اعتراض کرنا بڑی غلطی ہے۔	۱۶۹
۹	فساق کی مثال	۱۷۰
۹	اُن لوگوں کے حالات سے جن کو لوگ علماءِ دین شمار کرتے ہیں اور ان کی حالت خراب ہے شریعت پر اعتراض کرنا غلطی ہے اور علماء آخرت اور علماء سو میں فرق۔	۱۷۱
۹	علماء سو	۱۷۲
	عالموں کی صورت بنا کر کھانے کمانے والوں کے فریب سے بچانا۔	۱۷۳
۹	جاہل صوفیوں کی مذمت	۱۷۴
۹	سچے صوفیوں کے حالات	۱۷۵
۹	ساتویں فرقہ کا فرق سابقہ کے بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے آپ کے صدق پر استدلال	۱۷۶
۹	آٹھواں سائنٹیفک اور مادہ کا قدیم ماننے والا دہریہ فرقہ (زمانہ کی ضرورت کے موافق اس فرقہ سے طول طویل اور تفصیلی گفتگو کی گئی ہے)۔	۱۷۹
۱	اس فرقہ کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بحث کرنے کا کیا باعث ہُوا اور اس فرقہ نے بڑی تفتیش کے بعد تمام لوگوں کے لئے رسول اللہ صلعم کے اتباع کرنے کا کیا صحیح سبب قرار دیا۔	۱۸۱
۱	اس فرقہ کا اس امر کو جان کر کہ ہم تمام چیزوں سے پورے پورے واقف نہیں اپنے نبی کو سچا ماننا اور اس بات کا قائل ہونا کہ اور حقائق بھی موجود ہو سکتے ہیں جن کا پتہ ہمیں اب تک نہیں لگا ہے۔	۱۸۷
۱	اس فرقہ کا اپنے اس دعویٰ پر قائم نہ رہ سکنا کہ ہم بغیر حواس خمسہ کے ادراک کئے ہوئے کسی چیز کو نہیں مانتے اور حقائق کو دریافت کرنے سے اپنے قاصر ہونے کا اعتراف کرنا اور نیز یہ کہ مادی عالم کے علاوہ کسی دوسرے عالم کو نہ ماننا محض تخمینی بات ہے۔	۱۸۹
۱	اس فرقہ کا اندیشناک ہونا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سچا ہی ہو اور پھر ایسی بدانجامی سے خوف کر کے اس بات کا قطعی فیصلہ کرنا کہ محمد صلعم کے دعویٰ کی اچھی طرح جانچ کرنا ہی ٹھیک ہے۔	۱۹۱
۱۰	شریعت محمدیہ صلعم کے عقائد پر اُنکا مطلع ہونا جن میں سے بعض انہیں اپنے علوم کے مخالف معلوم ہُوئے ہیں اور جنکی وجہ سے قریب تھا کہ شریعت کے حال سے بحث کرنا چھوڑ دیں لیکن انہیں بحث کرنے کے بارے میں اپنا قطعی فیصلہ یاد آیا۔	۱۹۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۵	اس فرقہ کا مسائل شریعت کے مذاکرہ کے لئے ایک شریعت دار عالم پر اعتماد کرنا کہ حق بات ظاہر ہو جائے۔	۱۹۸
۱۰۶	اُس عالم کا فلاسفہ جدید کے مذہب کا خلاصہ دریافت کرنا اور اُن کا بیان کرنا۔	۱۹۹
۱۰۷	مساوات، ارضیات، حیات، عقل، انسان وغیرہ کے بارہ میں فلاسفہ جدید کا خیال	۲۰۰
۱۰۸	محمدی عالم کا مادہ کے حدوث کو ثابت کرنے کے لئے تمہید بیان کرنا۔	۲۰۴
۱۰۹	ابطال مذہب فلاسفہ کی تمہید	۲۰۵
۱۱۰	ابطال مذہب فلاسفہ کیلئے اُنکے مسلمات سے تین قضیوں کو انتخاب کرنا اور مادہ کا قدم باطل کرنا	۲۰۶
۱۱۱	حدوث مادہ کی اوّل دلیل منطقی ہیئت پر	۲۱۱
۱۱۲	حدوث مادہ کی دوسری دلیل	۲۱۳
۱۱۳	حدوث مادہ کی دلیل ثانی منطقی ہیئت میں	۲۱۵
۱۱۴	دلیل اثبات آلہ کے مقدمات میں سے استحالہ ترجیح بلا مرجح کی توضیح	۲۱۵
۱۱۵	اثبات آلہ	۲۱۸
۱۱۶	بطلان دور	۲۱۹
۱۱۷	دور معیت جائز ہے	۲۱۹
۱۱۸	ابطال تسلسل	۲۱۹
۱۱۹	ابطال تسلسل کے مقدمات کا بیان	۲۲۰
۱۲۰	برہان تطبیق سے تسلسل کا بطلان ثابت کرنا	۲۲۰
۱۲۱	برہان سلمی سے بطلان تسلسل کا ثبوت	۲۲۱
۱۲۲	خدا کا قدیم لذاتہ ہونا	۲۲۳
۱۲۳	خدا کا مرید اور مختار ہونا	۲۲۴
۱۲۴	خدا کے لئے کمال علم وقدرت ثابت کرنا	۲۲۵
۱۲۵	گھڑی کی مثال دے کر خدا کے علم وقدرت کو سمجھانا اور یہ ظاہر کرنا کہ حرکت اجزاء مادہ کو انواع بننے کا سبب قرار دینا غلطی ہے۔	۲۲۶
۱۲۶	اہلِ سائنس کو یہ بتلانا کہ وہ اپنے اس قاعدہ پر کہ بغیر مشاہدہ ہم کچھ نہیں مانتے نہیں رہ سکتے اور اسکے چھوڑنے کی شہادتیں پیش کرنا اور ثابت کرنا کہ وہ عقلی استدلالات کے بغیر مانے نہیں رہ سکتے۔	۲۲۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۲۷	خدا کے ثابت ہوجانے کے بعد تنوعاتِ عالم کی پیدائش کے لئے کسی دوسرے موجد کی ضرورت نہیں	۲۲۹
۱۲۸	ایک وخانی کل کی مثال دیکر ثابت کرنا کہ اہلِ سائنس کا مذہب تحقیق عالم کے بارہ میں محض لچر ہے۔	۲۳۰
۱۲۹	خدا کا علم ارادہ اور قوت ان میں ہر ایک کن کن اشیاء کے ساتھ متعلق ہوسکتا ہے	۲۳۱
۱۳۰	خدا کے ارادہ اور قدرت کا تعلق واجب اور محال کے ساتھ نہیں ہوسکتا	۲۳۲
۱۳۱	خدا ہر شے کو جانتا ہے خواہ وہ موجود ہو یا گذشتہ یا آئندہ۔	۲۳۳
۱۳۲	اثباتِ قضاء و قدر اور ان کے معنی کی توضیح	۲۳۴
۱۳۳	انبیاء اور اولیاء کی پیشنگوئی کی حقیقت	
۱۳۴	خدا زندہ ہے	۲۳۵
۱۳۵	خدا مادہ کے تمام خواص سے مبرا ہے	۲۳۵
۱۳۶	خدا مکان اور محل کا محتاج نہیں	۲۳۶
۱۳۷	خدا کے عرض نہ ہونے پر دوسری دلیل	۲۳۷
۱۳۸	خدا موجد کا محتاج نہیں	۲۳۷
۱۳۹	صفات خداوندی اور صفات انواع مادہ میں محض اسمی مشارکت ہے	۲۳۷
۱۴۰	فلاسفہ جدیدہ کے مقابل میں وحدانیت کی دلیل بیان کرنے کی حاجت نہیں	۲۳۸
۱۴۱	مسلمانوں کے عقیدے بلا دلیل نہیں بلکہ یقینی دلیل پر مبنی ہیں اسلئے وحدانیت کی دلیل بھی ضرور ہے	۲۳۹
۱۴۲	وحدانیت کے منکر فرقوں کے لئے بھی دلیل وحدانیت کی ضرورت ہے۔	۲۳۹
۱۴۳	قرآن میں توحید کی عقلی برہانی اور اقناعی دونوں قسم کی دلیلیں موجود ہیں	۲۴۰
۱۴۴	وحدانیت کی عقلی دلیل	۲۴۱
۱۴۵	دلیل تمانع کی ایسی تقریر جس سے اس کا قطعی دلیل ہونا ثابت ہوتا ہے۔	۲۴۳
۱۴۶	خدا کیلئے سوائے صفات مذکورہ بالا کے دلیل اثباتِ کمالیہ کے اثبات کی تمہید	۲۴۵
۱۴۷	انسان کسی چیز کا خالق نہیں اور وہ کچھ نہیں پیدا کرسکتا۔	۲۴۵
۱۴۸	انسان جو کچھ تصرفات کرتا ہے وہ حقیقت میں مقرر کردہ قوانینِ قدرت کو مستلط کر دیتا ہے اور اُس سے کام لیتا ہے خود مستقل طور پر کچھ نہیں کرسکتا۔	۲۴۶
۱۴۹	کوئی شئے اپنے مثل یا اپنے سے اکمل کو نہیں بنا سکتی اور اس بات کا ثبوت کہ خدا کی تمام صفات کامل ہیں۔	۲۴۸
۱۵۰	خدا کا سمیع بصیر اور متکلم وغیرہ ہونا اور اُن کے معنی کی تشریح اور خدا کے اور حوادثات کے صفات کے مابین کیا فرق ہے؟	۲۴۸
۱۵۱	خدا کے لئے شریعتِ محمدیہ نے کچھ ایسی صفات بھی بتلائی ہیں جن کا ثبوت یا عدم ثبوت محض عقل سے نہیں معلوم ہوسکتا۔	۲۵۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۵۲	صفاتِ خداوندی کے بارہ میں متشابہات کا حکم	۲۵۰
۱۵۳	خدا کے اسماء توصیفی ہیں اور اللہ علم ذات ہے	۲۵۱
۱۵۴	شریعتِ محمدیہ نے خدا کی عظمت اور اس کے صفاتِ کمالیہ کے ساتھ موصوف ہونے پر عقلی قطعی اور اطمینان بخش دونوں قسم کی دلیلوں سے استدلال کرنے کا طریقہ بتلایا ہے	۲۵۲
۱۵۵	آثارِ خداوندی سے خداوندی صفات پر استدلال کرنے کے لئے مقدمہ بیان کرنا جس میں بتلایا گیا ہے کہ مادہ کی عام اور خاص صفات کی نسبت مسلمان کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور اہلِ سائنس کے ساتھ کس میں موافق یا مخالف ہیں اور کیوں ؟	۲۵۳
۱۵۶	جسم کی کشش عام اور کشش اتصال اور مدافعت پر ایک محققانہ بحث	۲۵۴
۱۵۷	قوانینِ قدرت کا محض عادی اسباب ہونا اور سب کچھ حقیقت میں خدا ہی کے پیدا کرنے سے موجود ہونا	۲۵۸
۱۵۸	مسلمانوں کے اس اعتقاد کی کیا وجہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو مؤثر حقیقی نہیں مانتے اور اس کا کافی ثبوت	۲۶۱
۱۵۹	خدا کے لئے سوائے صفات مذکورہ بالا کے دیگر صفاتِ کمالیہ کے اثبات کی تمہید	
۱۶۰	انسان کسی چیز کا خالق نہیں وہ کچھ بس حالتوں میں ہوتا ہے جیسے کسی نبی کا معجزہ یا کسی ولی کی کرامت ۔	۲۶۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۶۱	علم ہیئت کی دلچسپ بحث اور عالم کواکب سے خدا کی عظمت و قدرت پر استدلال	۲۶۵
۱۶۲	علم کائنات جو یعنی بادل ہوا وغیرہ کی دلچسپ بحث اور عالم کائنات جو سے خدا کی عظمت و جبروت پر استدلال	۲۶۹
۱۶۳	روشنی کی حقیقت وغیرہ اور اس کے خواص پھر اس کی تفسیر پر اعتراضات جس سے اہلِ سائنس کو مجبوراً کسی فاعل مختار خدا کا اقرار کرنا پڑتا ہے ۔	۲۷۱
۱۶۴	زمین کے جغرافیہ طبعی کی دلچسپ بحث	۲۷۲
۱۶۵	سمندر کے حالات اور اس سے خدا کی عظمت و جبروت پر استدلال	۲۷۳
۱۶۶	پہاڑوں کا دلچسپ بیان اور قدرتِ خدا کا اظہار	۲۷۴
۱۶۷	سبزہ زاروں اور وادیوں کی کیفیت	۲۷۵
۱۶۸	جاوا کے وادی موت کا بیان	۲۷۶
۱۶۹	کھو اور غاروں کا بیان	۲۷۶
۱۷۰	نرم زمین کا بیان جس میں طرح طرح کی نباتات پیدا ہوتی ہیں ۔	۲۷۷
۱۷۱	معادن کا بیان اور خداوندی قدرت کا اظہار	۲۷۸
۱۷۲	مقناطیس کے خواص اور اہل سائنس نے جو اُنکی وجہ بیان کی ہے اُس پر جابجا نہایت سخت اشکال وارد کر کے انکا ناقابلِ تسلیم کرنا اور آخرکار خدا کی عظمت اور قدرت پر نہایت واضح استدلال	۲۷۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۷۳	علم نباتات کی کسی قدر تفصیل اور نہایت دلچسپ بحث اور نباتی دنیا سے خدا کے صفات کمالیہ پر نہایت واضح استدلال	۲۸۲
۱۷۴	شکاری نبات کا ذکر	۲۸۳
۱۷۵	ہوائی نبات کا ذکر	۲۸۴
۱۷۶	انسانی شکل رکھنے والی نبات	۲۸۴
۱۷۷	چڑیا کی صورت رکھنے والی نبات کا تعجب خیز ذکر جسکا مصنف حمیدیہ نے خود مشاہدہ کیا	۲۸۴
۱۷۸	حساس اور متحرک نبات	۲۸۵
۱۷۹	نباتی گھڑی یعنی ایک نبات کا ذکر جسکی پتیاں ہر منٹ میں ساٹھ حرکت کرتی ہیں۔	۲۸۶
۱۸۰	سورج مکھی کا عجیب وغریب پھول	۲۸۶
۱۸۱	ان نباتات کا بیان جو بذریعہ خوردبین کے دریافت ہوئیں۔	۲۸۸
۱۸۲	نباتی دنیا سے خدا کے صفات کمالیہ پر استدلال	۲۹۱
۱۸۳	روٹی کا درخت	۲۹۱
۱۸۴	دودھ کا درخت	۲۹۲
۱۸۵	بالائی کا درخت	۲۹۲
۱۸۶	علم نباتات کے جاننے والے خداوندی عظمت و قدرت پر استدلال کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔	۲۹۳
۱۸۷	علم حیوانات کا بیان اور حیوانی عجائب غرائب خداوندی عظمت و قدرت پر استدلال	۲۹۴
۱۸۸	جو حیوان خوردبین سے نظر آتے ہیں ان کا بیان	۲۹۶
۱۸۹	جانوروں کی عمروں کے اختلاف اور توالد و تناسل کی تشریح۔	۲۹۷
۱۹۰	چیتے کے منقش ہو جانے کی عجیب وجہ	۳۰۴
۱۹۱	ہینڈرا جانور کا ذکر جو کاٹ ڈالنے کے بعد بھی نہیں مرتا بلکہ اسکے ٹکڑے پورے جانور بن جاتے ہیں	۳۰۴ ۳۰۶
۱۹۲	ساری بحث گذشتہ کا خلاصہ یعنی خدا پر کوئی قانون حاکم نہیں وہ فاعل مختار ہے۔	۳۰۶
۱۹۳	اناٹمی اور فزیالوجی یعنی علم تشریح اور علم افعال الاعضاء کے موافق حواس خمسہ میں سے آنکھ کی تشریح اور پھر خداوندی حکمت اور قدرت پر استدلال۔	۳۰۷
۱۹۴	بصر اور اُس کے طبقات و رطوبات وغیرہ کی تشریح اور روشنی کے خواص۔	۳۰۸
۱۹۵	دیکھنے کی کیفیت کی تشریح	۳۱۰
۱۹۶	دیکھنے میں خطالونی کیونکر اُٹھ گئی ؟	۳۱۲
۱۹۷	روشنی کے خواص کے موافق ہم کو چیزیں الٹی نظر آنی چاہئیں۔	۳۱۴
۱۹۸	اشیاء کی سیدھی نظر آنیکی قرین قیاس وجہ	۳۱۴
۱۹۹	آنکھ اور دیکھنے کی کیفیت سے خدا پر استدلال اور یہ کہ دماغ کا ادراک کرنیکی حقیقت کے بیان کرنے سے اہل سائنس عاجز ہیں اور مادہ یا اس کی اضطراری حرکت وغیرہ کا انسلام روئیت کے لئے محض ناکافی ہونا۔	۳۱۶
۲۰۰	مژگان اور ابرو سے کیا فائدہ ہے ؟	۳۱۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰۱	قناۃ دمعیہ کے بننے کے لئے مادہ کی غیرارادی حرکت وغیرہ کافی نہیں اور پھر قدرت خدا پر استدلال	۳۲۰
۲۰۲	بینائی کے اجمالی طور پر منافع	۳۲۰
۲۰۳	محض خدا کے رویت پیدا کرنے سے ہمیں نظر آتا ہے اور بصر کے متعلق تمام قوانین قدرت عادی شرائط میں کوئی قانون مؤثر بالذات نہیں اور اس کے ثبوت میں ایک امریکہ کے واقعہ کا ذکر	۳۲۱
۲۰۴	جسم حیوانی جن اعضاء پر مشتمل ہے اور جو اُن کے افعال ہیں اُن کا اجمالی بیان اور خدا تعالےٰ کی حکمت کا اظہار	۳۲۳
۲۰۵	علومِ کائنات جاننے والے خدا کے وجود پر اس لی ذی قدرت ذی حکمت ہونے پر اس طرح اور اوصاف پر استدلال کرنیکے زیادہ مستحق ہیں۔	۳۲۴
۲۰	کالجوں میں جن میں کہ سائنس اور طبیعات وغیرہ علوم کائنات پڑھائے جاتے ہیں تعلیم پانے والوں کے عقائد بجائے قوت ایمان کے فاسد کیوں ہوتے ہیں اور اس کی اصلاح کی کیا تدبیر ہے ؟	۳۲۴
۲۰	قانونِ قدرت کے معنی ایک مثال میں سمجھانا ۔	۳۲۸
۲۰۸	روح، حیات، عقل وغیرہ کے مباحث میں خالقِ کائنات کے وجود پر نہایت ہی قوی دلائل موجود ہیں اور انسانی عقل انکی حقیقت کے سمجھنے سے عاجز ہے اور اس کا راز	۳۳۲
۲۰۹	اہلِ سائنس کو اس بات سے متنبہ کرنا کہ اُنکے عقائد کا نتیجہ نہایت ہی خطرناک ہے۔	۳۳۴
۲۱۰	اہلِ اسلام اور اہلِ سائنس کی حالت کو ایسے دو شخصوں کی مثال فرض کر کے دکھلانا جو ایک قصر میں داخل ہوئے اور ہر ایک نے جداگانہ رائے قائم کر لی ۔	۳۳۴
۲۱۱	ذاتِ خداوندی اور تمام عالم کو اُس کا عدم محض سے پیدا کر دینا اور اُس کی مخلوقات میں اس کا حکم جاری ہونا وغیرہ جو امور پہلے ثابت کئے گئے اہلِ سائنس کے اُنپر اعتراضات اور اُن کے معقول جوابات۔	۳۳۹
۲۱۲	اہلِ سائنس کی کتب میں بکثرت ایسی اشیاء کے مذکور ہونے سے جن کی حقیقت نامعلوم ہے اُن کے ادراکِ حقیقت سے قاصر و عاجز ہونے پر استدلال۔	۳۴۱
۲۱۳	اہلِ سائنس کا مادہ کی حقیقت کافی طور پر نہ بتلا سکنا اور نیز حواسِ خمسہ سے ادراک کرنیکی جو حقیقت ہے اُس سے ناواقف ہونا۔	۳۴۲
۲۱۴	حیات اور عقل کی حقیقت سمجھنے سے اہلِ سائنس کا عاجز رہنا ۔	۳۴۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۱۵	روشنی کے قوانین کے موافق ہم کو اشیاء معکوس نظر آنی چاہئیں لیکن پھر بھی سیدھی دکھائی دیتی ہیں اور اس کی کوئی قطعی وجہ اہلِ سائنس نہیں بیان کر سکتے۔	۳۴۳
۲۱۶	یہ کہنا غلط ہے کہ ایمان علم نہیں ہے کیونکہ ایمان تو اعلیٰ درجہ (یقین) کا نام ہے خدا کی عظمت کے مقابل میں انسان کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ہمارے مقابل میں خوردبین سے پانی میں نظر آنے والے کیڑوں کی۔	۳۵۲ ۳۵۴
۲۱۷	اہلِ سائنس کی مثال معتزلہ کی سی ہے	۳۵۶
۲۱۸	اسلامی عالم کا اہلِ سائنس کے مذہب میں سے چار مسئلوں کو اُن پر گفتگو کرنے کے لئے انتخاب کرنا۔	۳۵۸
۲۱۹	اہلِ سائنس کے مذہب پر گفتگو کرنے کے لئے دو مقدمے بیان کرنا۔	۳۶۰
۲۲۰	پہلا مقدمہ اس امر کے بیان میں کہ اہلِ اسلام متواتر اور مشہور نصوص پر اعتقاد کے بارہ میں اعتماد کرتے ہیں اور نیز یہ کہ کس قسم کی نصوص پر بلا تاویل اعتقاد کرنا فرض ہے اور کس قسم میں دلیل عقلی کی موافقت کے لئے تاویل کرنا جائز ہے۔	۳۶۰
۲۲۱	حتیٰ اذا بلغ مغرب الشمس وجدہا تغرب فی عین حمئۃ کی تاویل بوجہ اسکے کہ اُسکے ظاہری معنی عقلی قطعی دلیل کے معارض ہیں۔	۳۶۳
۲۲۲	دوسرا مقدمہ جس میں یہ بیان ہے کہ شرائع کا مقصود خلق کو خدا کی جانب رہنمائی کرنا ہے۔ علوم طبعیہ کا بیان کرنا اُن کے مقاصد میں داخل نہیں ہاں صرف ایسے امور بیان کر دیئے جاتے ہیں جن سے صانع عالم پر استدلال ہو سکتا ہے۔	۳۶۵
۲۲۳	تحقیق عالم کے بارہ میں جو نصوص شرعیہ وارد ہیں اُن کا بیان اور نیز یہ کہ علماء نے اُن کے کیا معانی بیان کئے ہیں اور کس قدر اعتقاد کافی ہے؟	۳۶۶
۲۲۴	علوم طبعیہ میں کائنات کے بننے کے بارہ میں جو کچھ کہا گیا ہے محض تخمینی ہے لہٰذا اہلِ اسلام جب تک قطعی دلیلیں اُس پر قائم نہ ہو جائیں اُنہیں نہیں مان سکتے۔ ہاں اگر قطعیت ثابت ہو جائے تو اس وقت بے شک اگر کہیں ان کی نصوص سے مخالفت ہو گی تو تاویل کر کے تطبیق دیں گے۔	۳۷۱
۲۲۵	اہلِ سائنس اگر اسلامی دین کے معتقد ہو جائیں تو وہ عالم کے پیدا ہونیکی کیفیت اپنے خیال کے موافق اسلامی طرز پر بھی بیان کر سکتے ہیں اگرچہ وہ صرف بعض علماء ہی کے قول کے موافق ہو اور اتنا بھی اُن کی نجات کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔	۳۷۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۲۶	اُن نصوص کا بیان جن سے بظاہر نوع انسانی کا بطریق خلق کے مستقل طور پر پیدا ہونا معلوم ہوتا ہے اور اہلِ اسلام کو اُن نصوص کی تاویل کرنا ضروری نہیں جب تک کہ طریق نشو پر قطعی دلائل نہ قائم ہو جائیں ۔	۳۷۹
۲۲۷	اگر اہل سائنس اسلام قبول کرلیں اور ان کے پاس طریق نشو پر قطعی دلیل قائم ہو جائے تو نصوص مذکورہ کو طریق نشو پر منطبق کرسکتے ہیں اور اگر وہ اس مقام کے بارہ میں جہاں کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور جہاں کہ وہ معہ اپنی زوجہ کے رہے علماء اسلام میں سے بعض کے قول پر اعتماد کرلیں جب بھی اسلامی دین سے خارج نہ ہوں گے ۔	۳۸۲
۲۲۸	ظنی دلیلوں کی وجہ سے نصوص شرعیہ میں تاویل جائز نہیں ورنہ دین کھیل ہو جائے گا۔	۳۸۵
۲۲۹	جو دلائل اہلِ سائنس نے طریق نشو پر قائم کی ہیں وہ ظنی ہیں اور ان کی مشہور دلیلوں کا بیان کرکے اُن کی منصفانہ جانچ	۳۸۷
۲۳۰	ادنیٰ درجہ کی نوع کا اعلیٰ درجہ کی نوع کی نسبت ترقی کرنا چار قدرتی قوانین کے موافق ہے اور اُن کا بیان ۔	۳۹۰
۲۳۱	بعض حیوانات میں اعضا کے غیر مکمل نشانات پائے جانے سے طریقۂ نشو پر استدلال نہیں ہوسکتا ۔	۳۹۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۲	علم جیالوجی سے بھی طریق نشو پر استدلال نہیں ہوسکتا ہے۔	
۲۳۳	چاروں قوانین قدرت طریق خلق پر بھی منطبق ہوسکتے ہیں اور نیز باہم تباینات کے پیدا کئے جانے کی حکمت ۔	۳۹۶
۲۳۴	قانون تباینات پر ایک منصفانہ بحث اور اُس پر مذہب نشو کا مبنی نہ ہوسکنا ۔	۳۹۹
۲۳۵	قانون انتخاب طبعی سے مذہب نشو لازمی نتیجہ نہیں نکلتا ۔	۴۰۲
۲۳۶	انسان کا بندر سے ترقی کرکے بن جانا ایک لچر خیال ہے اور اس کے خلاف ایک عقلی دلیل موجود ہے ۔	۴۰۳
۲۳۷	حیات اور عقل کے بارے میں شریعت میں جو وارد ہوا ہے اُس میں اور اہلِ سائنس کے قول کے مابین تطبیق دینا	۴۰۷
۲۳۸	عقل کی تقسیم غریزی اور عقل مکتسب کی طرف ۔	۴۰۸
۲۳۹	اُن باقی شرعی مسائل کا بیان جن سے اہلِ سائنس انکار کرتے ہیں۔ یعنی آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم وغیرہ حالانکہ عقل اور تحقیقات فلکی کے خلاف نہیں اور مسلمان ان کو کیوں مانتے ہیں ؟	۴۱۰
۲۴۰	فرشتوں اور جنوں کا موجود ہونا اور اُن کا شکل بدل لینے پر قادر ہونا اور نظر نہ آنا عقل کے خلاف نہیں اور طبیعات میں سے اُس کے نظائر پیش کرنا ۔	۴۱۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴۱	روح کا موجود ہونا، قیامت کا قائم ہونا، جنت و دوزخ میں داخل ہونا وغیرہ عقل کے خلاف نہیں -	۴۱۹
۲۴۲	تمام عالم کے فنا ہو جانے کے متعلق ایک مضمون -	۴۲۱
۲۴۳	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا اور اُس کی نسبت مسلمان کیا اعتقاد کرتے ہیں اور اُن اعتراضات کا جواب جو فلاسفہ وارد کرتے ہیں -	۴۲۶
۲۴۴	انسان کے دو قسم کے اجزاء ہوتے ہیں اصلیہ و فضلیہ اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی اس بنا پر توجیہ -	۴۲۸
۲۴۵	امام رازی کا اس بات پر استدلال کہ انسان بدن کا نام نہیں کچھ اور شئے ہے اور اس کا مقر قلب ہے -	۴۲۹
۲۴۶	جس آیت میں اولادِ آدمؑ سے عہد لینے کا ذکر ہے اُس کی تفسیر و توجیہہ اور علم فزیالوجی وغیرہ کے موافق اس کا ثبوت -	۴۳۱
۲۴۷	اہلِ سائنس کے علوم کے موافق بعث اور نشر کی تقریر اور علم فزیالوجی کی عبارات سے اُس کا قریب الفہم ثابت کرنا -	۴۳۴
۲۴۸	روح کی مثال مقناطیس کی سی ہے جب کسی بدن سے متعلق ہوتی ہے تو وہ زندہ ہو جاتا ہے، جیسے کہ مقناطیس جب فولاد سے متصل ہوتا ہے تو اُس میں بھی قوت کشش آجاتی ہے -	۴۳۵
۲۴۹	خلاصہ اُس تقریر کا جو انسان کے دوبارہ زندہ کیے جانیکے بارے میں مذکور ہوئی -	۴۴۲
۲۵۰	بعث و نشر وغیرہ کا اجمالی اعتقاد جس قدر کہ نصوص سے معلوم ہوتا ہے نجات کے لئے کافی ہے اور تفصیل محض اس غرض سے کی جاتی ہے کہ لوگ ان امور کو محال نہ سمجھیں اور اور جو شبہات اُنہیں پیدا ہوتے تھے دفع ہو جائیں -	۴۴۳
۲۵۱	بعث و نشر کے واقع ہونے پر عقلی دلائل جو ہر منصف کے لئے اطمینان بخش ہیں -	۴۴۵
۲۵۲	قیامت کی اوّل دلیل	۴۴۶
۲۵۳	قیامت کی دوسری دلیل	۴۴۷
۲۵۴	حشر کی تیسری دلیل	۴۴۷
۲۵۵	حشر کی چوتھی دلیل	۴۴۸
۲۵۶	حشر کی پانچویں دلیل	۴۴۸
۲۵۷	اس بات کا بیان کہ انکار بعث کے بارہ میں اہلِ سائنس کا خیال اتنا بڑا اشتر ہے کہ جس کے برابر کوئی دوسرا اشتر نہیں ہے -	۴۴۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۵۸	آسمان سے پانی کے نازل ہونے کا مسئلہ اور قوانینِ عقل پر اس کی تطبیق	۴۵۲
۲۵۹	اہلِ سائنس کو چاہیئے کہ جو شرعی امور اُن کو عقلی قواعد کے خلاف معلوم ہوں وہ علمار واقف کار پر پیش کر کے اُن کی توجیہ دریافت کریں اور ناواقفوں سے بچتے رہیں۔	۴۵۴
۲۶۰	اس بات کا بیان کہ مؤلف حمیدیہ نے بعض ناواقفوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ امریکہ کا وجود اسلامی دین کے موافق نہیں مانا جاسکتا۔ کیونکہ اس سے زمین کی کرویت لازم آتی ہے اور اس بات کا بیان کہ زمین کی کرویت بلا مخالفت اسلامی دین کے مانی جاسکتی ہے۔	۴۵۵
۲۶۱	اہلِ سائنس کو اسلامی دین کی حقانیت پر اطمینان ہو جانا اور اسلام قبول کر لینا	۴۵۶
۲۶۲	اُس فرقہ کا ذکر جس کو باوجود دیکھ دلائل کی وجہ سے اسلام کی حقانیت کا یقین ہو گیا تھا۔ پھر بھی اُسے اپنی کسرِ شان سمجھ کر اسلام کا اقرار کرنے سے عار آیا اور پھر تمام سابق الذکر فرقوں کے دلائل میں اُس کا شبہے نکالنا اور اُن فرقوں کا جواب دینا۔	۴۵۸
۲۶۳	اُس فرقہ پر جس نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر محمدؐ کے رسول ہونیکی تصدیق کی تھی اُن کا شبہات وارد کرنا اور اس فرقہ کا جواب دینا	۴۵۹
۲۶۴	اُن کا اس فرقہ پر شبہ وارد کرنا جس نے قرآن کو صفاتِ فاضلہ پر مشتمل پاکر شریعت کے منتظم اور باقاعدہ ہونیکی وجہ سے تصدیق کی تھی اور اُس فرقہ کا جواب دینا اور حضرتؐ کے اُمّی ہونے کا ثبوت اور آپؐ کو جو کسی دوسرے سے سیکھ لینے کی تہمت لگائی جاتی ہے اس کو دفع کرنا	۴۶۲
۲۶۵	ان لوگوں کا اس فرقہ پر شبہات وارد کرنا جس نے سابق کے تینوں فرقوں کی حالت دیکھ کر تصدیق کر لی تھی اور اس فرقہ کا اُن کو جواب دینا۔	۴۶۹
۲۶۶	اُن لوگوں کا اُس فرقہ پر شبہات وارد کرنا جس نے معجزات اور خوارقِ عادات دیکھکر تصدیق کی تھی اور اُس فرقہ کا جواب دینا اور آپکی نسبت سِحر ہونیکے احتمال کو رد کرنا۔	۴۷۲
۲۶۷	اُن لوگوں کا اُس فرقہ کے پاس آکر شبہات وارد کرنا جس نے انبیار سابقین اور کتب سابقہ کی بتلائی ہوئی علامتوں کے آپؐ پر منطبق ہو جانے سے آپؐ کی رسالت پر استدلال کیا اور اس فرقہ کا اُن کو جواب دینا	۴۷۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶۸	اُن لوگوں کا اُس فرقہ کے پاس آکر شبہات وارد کرنا جس نے اول سابقہ کے آپ کے صدق پر متفق ہو جانے سے استدلال کیا اور اس فرقہ کا اُن کو جواب دینا اور نیز اس امر کا بیان کہ مجموعہ کا حکم اپنے افراد کے علاوہ ایک خاص حکم بھی ہوتا ہے۔	۴۷۷
۲۶۹	پھر اُن لوگوں کا اہلِ سائنس اور مادہ کے قدیم ماننے والے فرشتہ پر شبہات وارد کرنا جس نے بڑی بحث و تدقیق کے بعد آپ کی تصدیق کی تھی اور پھر اُس فرقہ کا اُن کو جواب دینا۔	۴۸۱
۲۷۰	ایک محض ناسمجھ فرقہ کا بیان جس نے دلائل کا کچھ بیان نہ کیا اور برابر تکذیب کرتا رہا اور اس فرقہ کا معذور نہ ہونا جیسا کہ وہ شخص معذور نہیں سمجھا جائیگا جو شرعی احکام سیکھنے سے غفلت کرے۔	۴۸۴
۲۷۱	اس پست خیال فرقہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا برابر نصیحت کرتے رہنا اور اُن کیلئے دلائل قائم کیا کرنا اور پھر اُن کے ہدایت پر آنے سے مایوس ہو جانا اور انکی ایذا رسانی سے تنگ آنیکے بعد جہاد کا مشروع کیا جانا اور اس کا ثبوت کہ شریعتِ محمدیہ کا جہاد سراسر انصاف اور آسانیوں پر مبنی ہے جو شرائع سابقہ میں نہ تھیں۔	۴۸۷
۲۷۲	خدا کی عادت ہے کہ گناہگاروں اور کفار کو مبغوض کرتا ہے اور اُن کو دُنیا و آخرت میں مختلف سزائیں دیتا ہے تو پھر جہاد کے مشروع ہونے سے بھی کوئی امر مانع نہیں ہے۔	۴۹۳
۲۷۳	بعضوں کا گمان کہ اسلام تلوار سے قائم ہُوا ہے اس کا رد اور اس بات کا ثبوت کہ جہاد سے پہلے ہی بکثرت لوگ اسلام لا چکے تھے۔	۴۹۵
۲۷۴	بعض لوگوں کا غلامی کو بُرا سمجھنا اور اس کا رد کہ شریعت میں جس غلامی کی اجازت ہے وہ مستحسن ہے بلکہ کبھی غلام کیلئے نفع کا باعث اور ہوتی ہے اور غلام کے مولیٰ پر حقوق	۴۹۹
۲۷۵	شریعت کی وصیتیں جو غلام کے ساتھ سلوک کرنے اور گذران میں مساوات کے لحاظ رکھنے کے بارہ میں کی گئی ہے اور آزاد کرنے کی ترغیب اور آزادی کے وسائل جو شریعت نے مقرر کئے اور نیز غلام کا اپنے مولیٰ کے ساتھ نسبت کی طرح رشتہ قائم ہو جانا وغیرہ۔	۵۰۱
۲۷۶	وہ ذرائع جو شریعت نے غلاموں کی آزادی کے لئے مشروع کئے ہیں۔	۵۰۵
۲۷۷	غلاموں کو بدولت غلامی کے بسا اوقات اس قدر نعمت مل جاتی ہے جو بلا غلامی نہ مل سکتی تھی اور اہلِ اسلام کا غلاموں کے ساتھ سلوک۔	۵۰۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۷۸	غلاموں کے ساتھ بعض لوگوں کے سنگدلی سے پیش آنے کی وجہ سے شریعت پر اعتراض اور اس کا جواب اور اس طریق کا نادر الوجوہ ہونا اور نیز یہ کہ غیر ممالک میں غلاموں پر زیادہ سختی کی جاتی ہے جن کا اسلامی ممالک میں نشان بھی نہیں۔	۵۱۰
۲۷۹	عہد عتیق وعہد جدید کی نصوص سے غلامی کا ثبوت	۵۱۱
۲۸۰	شریعت کا اہلِ ذمہ کے ساتھ معاملہ اور اُن رعایتوں کا بیان جو اُن کے ساتھ کی جاتی ہیں۔	۵۱۵
۲۸۱	جو لوگ تکذیب پر مصر رہے اور قلعہ بند ہو گئے اُن کا حکم اور نیز منافقوں کا حکم اور اُن کی قسمیں اور علامات۔	۵۱۷
۲۸۲	دینِ اسلام کے مکمل ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دار البقار کی جانب انتقال فرمانا اور اُس کی حکمت۔	۵۱۸
۲۸۳	خاتمہ اس بات کے بیان میں کہ اسلام کا ماخذ قرآن وحدیث اور اجماع امت اور اجتہاد ہے اور اجتہاد مطلق کی شرطیں۔	۵۱۹
۲۸۴	دین اسلام کا فروع کے اعتبار سے مختلف مذاہب رکھنا اور سوائے چار مذہب کے اور مذاہب کا باقی نہ رہنا اور یہ کہ آپس میں مسلمانوں ان چاروں مذہب والوں کو حق پر سمجھتے ہیں۔	۵۲۴
۲۸۵	علماء حنفیہ کا چوتھی صدی کے بعد سے باب اجتہاد کے مسدود ہو جانے کا قائل ہو جانا اور اس قول کے صحیح اور عین حکمت ہونے کا ثبوت۔	۵۲۸
۲۸۶	علامہ ابن الحاج کے کلام کو چوتھی صدی کے بعد سے باب اجتہاد کے مسدود ہو جانے کی تائید میں نقل کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے قرون ثلثہ کی فضیلت ثابت ہونا۔	۵۳۱
۲۸۷	بعض ناواقفوں کا ما نام کے علماء ہیں یہ کہنا کہ صرف قرآن کو لینا ہمارے لئے بہتر ہے اور احادیث کے ساتھ تمسک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور اُن کے اس شبہ کا ردّ۔	۵۳۷
۲۸۸	اس بات پر تنبیہ کہ ناظرین رسالہ ہذا کو گر کوئی امر بادی النظر میں غلط معلوم ہوتا ہو تو اُس کی تغلیط میں عجلت نہ کریں بلکہ سیاق و سباق اور نیز اس امر کو دیکھ لیں کہ یہ رسالہ کیوں لکھا گیا ہے اور مؤلف کتاب کا اپنے عقائد کی تصریح کرنا۔	۵۴۶
۲۸۹	ترجمہ خاتمہ کتاب مصنف علام	۵۵۰
۲۹۰	خاتمہ از مترجم	۵۵۱
۲۹۱	تعدد ازواج، پردہ، طلاق کے بارہ میں ایک رسالہ	۵۵۲